ان حالات میں علماء حق پر واجب ہے کہ وہ اپنا کردار ادا کریں۔ آگے آئیں۔ اور اسلام کی صحیح ترجمانی کریں۔ اور وہ اسلام جو ہمارے پیغمبرﷺ لائے تھے۔ لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ بدعات وخرافات کو واضح کریں۔ اور لوگوں کو بتائیں۔ کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ان ذرائع ابلاغ میں دینی جرائد کا نمایاں حصہ ہے۔ انہیں چاہیے کہ ان مجلات کے ذریعے اسلام کی حقانیت سچائی کو واضح کریں۔ قرآن وسنت پر مبنی تعلیمات کو فروغ دیں۔ غیر ضروری اختلافی مسائل کو زیر بحث نہ لائیں۔ اور مثبت دعوت پیش کریں۔ اسلام کے امن وآشتی کے پیغام کو عام کریں۔ اس کا خوب چرچا کریں۔ خواتین اور بچوں بچیوں کے حقوق بیان کریں۔ دنیا وآخرت کی کامیابیوں کے لیے اسلام واحد ذریعہ ہے۔ اس حقیقت سے آگاہ کریں۔ دینی جرائد پر سالانہ لاکھوں روپے صرف ہوتے ہیں۔ لہذا اس کے ذریعے ضرور مثبت پیغام لوگوں ملنا چاہیے۔

علمی مقالوں کی اشاعت اور بحث وتحقیق کے لیے بھی دینی جرائد بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اس کے ساتھ اکابر اور زعماء اسلام کی سوانح حیات، خدمات اور کارہائے نمایاں کو جاننے کا واحد ذریعہ ہیں۔ نیز یہ جرائد دینی خدمات، اعلی کارکردگی اور اداروں کی سرگرمیوں پر مبنی اطلاعات کا ذریعہ ہیں۔ لہذا ان کا تواتر کے ساتھ منظر عام پر آنا از حد ضروری ہے۔

وہ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جو ان جرائد کی اشاعت میں ہر ممکن تعاون کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ان کے لیے بہترین صدقہ جاریہ ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ تعاون اور دلچسپی کا مظاہرہ کریں گے۔ تاکہ دی کی اشاعت اور دعوت کا یہ سلسلہ جاری رہے۔

☆☆☆☆

مصر میں اسلام پسند جماعتوں کی کامیابی!

تیونس سے شروع ہونے والی تحریک آزادی پوری عرب دنیا میں پھیل گئی۔ خصوصاً وہ ممالک جہاں بدترین ڈکیٹر نام نہاد جمہوریت کی آڑ میں برسوں سے برسر اقتدار تھے۔ تیونس کے بعد مصر، لیبیا، یمن

اور شام میں پوری شدت کے ساتھ یہ تحریک اٹھی ۔ کمزور نہتے اور ظلم کے ستائے عوام نے اتحاد و یکجہتی کے ساتھ ان پر مسلط لیڈروں کو عبرت کا نشان بنادیا۔ تیونس کے سربراہ نے ہوا کا رخ دیکھ بھاگنے میں عافیت سمجھی ۔ مصر کے حسنی مبارک پوری ذلت اور رسوائی کے ساتھ معزول کر کے پس زندان کیے گئے ۔ آجکل آہنی جنگلے میں بند ہو کر عدالت میں پیش ہو رہے ہیں ۔ ہے کوئی جو آل فرعون سے عبرت حاصل کرے ۔

سب سے عبرتناک انجام کرنل قذافی کا ہوا۔ جس کا عرصہ اقتدار بتالیس سال پر محیط ہے۔ سیاہ وسفید کا مالک یہ درندہ خوف اور دہشت کی علامت تھا۔ تمام ملکی وسائل اپنی آسائش راحت اور تشہیر پر لگاتا رہا۔ بے بس عوام خوف کے مارے بول نہیں سکتی تھی ۔ موت یا جیل ہر اس شخص کا مقدر تھا۔ جو کسی بھی جگہ قذافی کے خلاف لب کشائی کرتا۔ دھونس اور زبردستی کے ساتھ اپنی عوام پر حکومت تو کرتا رہا۔ مگر ان کے دلوں کو نہ جیت سکا۔ موقعہ ملنے پر عوام نے اسے اور اس کے حاشیہ برداروں کو حرف غلط کی طرح مٹادیا۔ قذافی کا قتل اور صحرا میں تدفین رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ ’’فاعتبروا یا اولی الالباب ‘‘اس کے دردناک انجام پر کسی نے ایک آنسو بھی نہ بہایا۔ حتی کہ وہ لوگ جو آئے دن اس کے خاص مہمان بنتے اور جیبیں بھرتے تھے۔ ایک تعزیتی کلمہ بھی ادا نہ کر سکے۔ ’’لا حول ولا قوۃ الا باللہ‘‘

یمن اور شام میں یہ تحریکیں جاری ہیں ۔ روزانہ بیسوں لوگ جان کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں ۔ نوشتہ دیوار پڑھنے کے باوجود یمن اور شام کے حکمران ٹس سے مس نہیں ۔ مگر یہ ایک اٹل فیصلہ ہے۔ کہ اب جانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ۔

ان تحریکوں اور انقلابات کے نتائج جو سامنے آئے وہ بہت ہی حیران کن ہیں۔ خوش آئندہ بات اسلام پسند جماعتوں کی حسن کارکردگی ہے ۔ جنہوں نے پوری بصیرت اور اعلیٰ حکمت عملی کے ذریعے ان تحریکوں کو کنٹرول کیا۔ اور کسی بھی دوسری قوت کو فائدہ اٹھانے نہ دیا۔ اور ان ممالک میں منعقدہ ہونے والے انتخابات میں بھرپور شرکت کی ۔ اور نہایت متوازن اور اعتدال پسند پالیسیوں کا اعلان کیا۔ جس سے یہ تاثر بھی زائل ہوا۔ کہ شاید اسلام پسند قوتیں برسر اقتدار آ کر تنگ نظری کا مظاہرہ کریں گی۔ اور پوری شدت کے ساتھ لبرل یا اقلیتوں کے حقوق پامال کریں گی ۔ مگر آفرین ہے ان اسلام پسند جماعتوں کے قائدین پر کہ جن کی دور اندیشی، معاملہ فہمی نے بے دین لوگوں کے منہ بند کر دیئے ۔

تیونس کے انتخابات میں النہضہ پارٹی نے 66 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ اور پوری دنیا کو یہ پیغام

دیا۔ کہ اس سے قبل جو تاثر دیا جاتا تھا۔ کہ تیونس کے لوگ اسلام پسند نہیں ہے۔ یکسر غلط من گھڑت پروپیگنڈہ ہے۔ اور لوگوں نے ووٹ کے ذریعے ایک ایسی پارٹی کو حق حکمرانی دیا جو اسلام پسند ہے۔

یہی کیفیت مصر میں ہوئی۔ جہاں کئی عشروں سے ایسے لوگ مسلط تھے۔ جو سیکولرازم کے حامی تھے۔ اور اس گمان میں مبتلا تھے۔ کہ اب کبھی بھی مصر میں اسلامی انقلاب نہیں آئے گا۔ مگر گذشتہ دنوں منعقد ہونے والے انتخابات کے دو مراحل مکمل ہوئے ہیں۔ جس میں اسلام پسند جماعتوں کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ مصر کی اخوان المسلمون نے 36 فیصد جبکہ النور پارٹی (جو خالص سلفی مکتب فکر کی حامل جماعت ہے) نے 28 فیصد ووٹ حاصل کر کے پوری دنیا کو وطیرہ حیرت میں ڈال دیا۔ کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ کہ النور پارٹی بھی اتنی بڑی کامیابی حاصل کر سکے گی۔ حالانکہ ان کے خلاف پوری دنیا کے میڈیا میں یہ تاثر دیا جاتا رہا ہے کہ یہ انتہائی دائیں بازو کی پارٹی ہے۔ جو بنیاد پرست اور راسخ العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے۔

ان کی کامیابی سے یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اسلامی دنیا میں آج بھی عوام کی اکثریت اسلام پسند ہے۔ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی قوانین کی حکمرانی چاہتے ہیں۔ غیر جانبدارانہ اور آزادنہ ماحول میسر آئے تو لوگ کھل کر اور بغیر کسی خوف کے اپنی رائے کا ظہار کرتے ہیں۔ عرصہ دراز سے عوام کو بروز قوت اسلام سے دور کرنے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ اسلام کے نام لیواؤں کو یا تو تختہ دار پر لٹکایا گیا۔ یا پس زندان رکھا گیا۔ اس ظلم وستم کے باوجود اسلام کی محبت دل سے نہ نکالی جاسکی۔

مصر میں اسلام پسند جماعتوں کی کامیابی ان تمام قوتوں کے لیے نوشتہ دیوار ہے۔ جواب بھی اسلام کے خلاف قوت کا استعمال کرتے ہیں۔ سیکولرازم کے یہ حامی اسلام سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ انہیں اب سمجھ لینا چاہیے۔ کہ آنے والا کل اسلام پسند لوگوں کا ہے۔ اب مزید لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا جاسکتا۔ خصوصاً النور پارٹی (سلفی جماعت) کی کامیابی پوری دنیا کے لیے ایک پیغام ہے کہ حق اور سچ کی ہمیشہ فتح ہوتی ہے۔ یہ اتنا ہی ابھرے گا۔ جتنا کہ دبادیں گے۔ بنیاد پرست یا راسخ العقیدہ مسلمان کبھی بھی مسلمانوں کی ترقی میں رکاوٹ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ لوگ حقیقت پسند ہوتے ہیں۔ جھوٹے وعدوں اور بے جا امیدوں پر اپنی سیاست نہیں کرتے۔ بلکہ پوری سچائی، دیانت اور امانت کے ساتھ حق حکمرانی ادا کریں گے۔ جو کہیں گے۔ وہ کر گزریں گے۔ اور عوام کی فلاح و بہبود، راحت وآرام کا مکمل سامان مہیا کریں گے۔ وہ

سیاست کو پیشہ نہیں عبادت سمجھ کر سرانجام دیں گے۔ اور صحیح اسلامی فلاحی ریاست کا خواب پورا کریں گے۔

عوام کا سلفی اور راسخ العقیدہ سیاستدانوں سے پہلی مرتبہ سامنا ہو رہا ہے۔ لہذا انہیں خوف ہے۔ کہ شاید یہ لوگ تمام شعبہ ہائے زندگی میں سختی کریں گے۔ اور ذاتی زندگی میں بھی مداخلت کریں۔ یہ محض مفروضہ ہے۔ اور لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کی سازش ہے۔ لیکن مصری عوام نے بڑی دانشمندی اور بصیرت سے کام لیا۔ اور النور پارٹی پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔

مصر میں سلفی مکتب فکر کے لوگ مختلف محاذوں پر کام کر رہیں۔ ان کے تعلیمی و تربیتی ادارے ہیں۔ اسلام کی تبلیغ کے لیے الگ جمعیات موجود ہیں۔ اور انتہائی منظم اور سلیقے کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ ان میں ایک جمعیت تبلیغ اسلام ہے۔ جس کا مرکزی دفتر اسکندریہ میں ہے۔ ان کے صدر ڈاکٹر انجیئر محمد صبری عبدالعزیز عرابی ہیں۔ اعلی تعلیم یافتہ ہیں۔ اور اسلامی علوم سے بھی بہرہ مند ہیں۔ ان ک ء جملہ رفقاء کار بھی اعلی تعلیم یافتہ ہیں۔ اور مختلف سرکاری اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اور بعض صنعت کار ہیں۔ جو مل جل کر جمعیت کے نظم و نسق کو چلاتے ہیں۔ ان کے مقاصد میں مختلف محاضرات اور درس منعقد کروانا ہوتا ہے۔ وہاں مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت بھی ہے۔

گذشتہ سال اسکندریہ جانا ہوا۔ تو ان کے مرکزی دفتر بھی گئے۔ تمام نظم و نسق دیکھ کر دل باغ باغ ہوا۔ اس وقت ساوتھ افریقہ میں فٹ بال ورلڈ کپ ہو رہا تھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں کتابیں روانہ کیں ہیں۔ جس میں اسلام کا تعارف صحیح عقیدہ توحید، اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کی تعلیم شامل ہے۔ جو تمام شرکاء میں تقسیم کی جائیں گی۔

اس کے علاوہ سلفی تحریک کی سب سے بڑی تنظیم جماعۃ انصار السنۃ المحمدیہ ہے۔ جسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ اس تنظیم کے رئیس ڈاکٹر عبداللہ شاکر حفظہ اللہ ہیں۔ اور یہ تنظیم خدمت اسلام کے لیے عالمی فیصل ایوارڈ حاصل کر چکی ہے۔ اس کا مرکزی دفتر قاہرہ میں ہے۔ 1926 میں اس کا قیام عمل میں آیا۔ اس کے موسس اعلی الشیخ محمد حامد الفقی جب کہ دیگر رفقاء میں الشیخ محمد عبدالوہاب البنا، الشیخ محمد صالح الشریف، الشیخ عثمان صباح الخیر، الشیخ حجازی فضل عبدالحمید شامل تھے۔ اس کے قیام کے وقت مصر کی حالت بھی دیگر ممالک سے مختلف نہ تھی۔ جہاں شرک بدعات اور خرافات نے اسلام کا روپ دھار لیا تھا۔ اور خالص اسلام کی پہچان ختم ہو رہی تھی۔ اس کو اجاگر کرنے کے لیے جماعۃ انصار السنۃ کی

تاسیس عمل میں آئی۔

الشیخ محمد حامد الفقی کی وفات کے بعد الشیخ عبدالرزاق عفیفی رئیس منتخب ہوئے۔ جو علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کے علاوہ جمعیۃ کے رؤساء میں الشیخ عبدالرحمن الوکیل، الشیخ محمد خلیل ھراس شامل ہیں۔

1969 میں جماعۃ کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس طرح الشیخ محمد عبدالمجید الشافعی کی جدوجہد سے صدر انور السادات کے عہد میں 1972 میں یہ پابندی اٹھالی گئی۔ اور جماعۃ دوبارہ متحرک ہوئی۔

جماعۃ انصار السنہ مصر میں بے حد متحرک ہے۔ تمام بڑے اور چھوٹے شہروں میں اسکی شاخیں موجود ہیں۔ تعلیم وتربیت، دعوت وتبلیغ کے علاوہ فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ اور مسلمانوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہے۔

حالیہ انقلابی تحریک میں بھی جماعۃ کی کارکردگی بہت مثبت رہی۔ اور مصر کو لیٹروں اور ڈکیٹروں سے نجات کے لیے قربانیاں پیش کی۔ یہی وجہ ہے کہ حالیہ انتخاب میں کھلے دل کے ساتھ ان کی خدمت کا اعتراف کیا۔ النور سلفی تحریک کا سیاسی ونگ ہے۔ جس نے اعتدال اور متوازن منشور پیش کیا۔ اور انتخابات میں 28 فیصد ووٹ حاصل کیے۔ یہ انتہائی مبارک عمل ہے۔ اس پر ہم اپنے مصری سلفی بھائیوں کی کامیابی پر تہہ دل سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں۔ کہ آئندہ کے باقی مراحل بخیر وخوبی سرانجام پائیں۔ اور انہیں عوامی خدمت کا موقعہ میسر آئے۔ آمین۔

☆☆☆☆

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیاں!

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے جس کی تکمیل سے ادیان کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اس کے بعد کوئی دین نہیں۔ ''ان الدین عند اللہ الاسلام... الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا'' اسی طرح نبی مکرم ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا۔ ''ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین '' سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہونے والا نبوت ورسالت کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر اختتام پذیر ہوگیا۔ آپ آخری نبی ہیں۔ جن پر دین کی تکمیل ہوگئی۔ اب قیامت